صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 28 مارچ 2016ء بمطابق 18 جمادی الثانی 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ O اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ ءَامَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰٓئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

(ترجمہ): دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور خدا (سب کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست خدا ہے کہ اُن کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ و آخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' -----۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب۔

دعائے مغفرت

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! کل لاہور میں دہشتگردی کا جو واقعہ ہوا ہے اور اس میں بہت سے ہمارے بھائی بہنیں اور بچے شہید ہوئے، کچھ زخمی ہوئے، تو ان کیلئے دعائے مغفرت اور ان کے اعلیٰ مقام کیلئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: ان کیلئے دعائے مغفرت، اور میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ آپ ایک متفقہ ریزولیوشن بھی موو کروائیں تاکہ ایک ریزولیوشن بھی اسمبلی میں آج اس واقعے کے حوالے سے آ جائے، تو Kindly میں آپ کو دے دوں گا تاکہ آپ ایک ریزولیوشن بھی کر لیں۔ حبیب الرحمان صاحب! آپ دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2804، میڈم ثوبیہ شاہد۔

* 2804 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام ہر سال پٹواریوں کا امتحان ہوتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کامیاب امیدواروں کو ان کے ضلع میں بطور پٹواری تعینات کیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2008 سے تا حال کتنے امیدواروں نے مذکورہ امتحان دیا اور کتنے امیدوار کامیاب ہوئے، ان کے نام و پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز کتنے امیدواروں کو پٹواری لگایا گیا اور کتنے تعیناتی کے منتظر ہیں، مکمل لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال و املاک) (جواب وزیر آبنوشی نے پڑھا): (الف) جی نہیں، اضلاع میں پٹواری امیدوار (Patwar Candidate) کی کمی کو مدنظر رکھ کر پٹوار سکول میں تربیتی کورس منعقد کر کے امتحان لیا جاتا ہے، 2010 میں آخری امتحان لیا گیا۔

(ب) جی ہاں، اگر اس ضلع میں پٹواری امیدوار نہ ہو تو نزدیک ترین ضلع سے تعیناتی کی جاتی ہے۔

(ج) سال 2008 سے تاحال کل 1358 امیدواران امتحان پٹوار میں شامل ہوئے جن میں سے 1118 امیدواران کامیاب ہوئے۔ اسی طرح مجموعی طور پر تمام صوبہ میں 345 امیدواران کی تعیناتی بھی عمل میں لائی گئی جبکہ 769 امیدواران تعیناتی کے منتظر ہیں۔ (ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میرا کوئسچن ہے 2804" آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام ہر سال پٹواریوں کا امتحان ہوتا ہے؟" اور اس کا جواب "نہیں" میں آیا ہے کہ 2010 میں ہی اضلاع پٹواری امیدوار جو، پٹواری Candidate کی کمی کو مد نظر رکھ کر پٹواری سکول میں تربیتی کورس منعقد کر کے امتحان لیا جاتا ہے، 2010 میں آخر امتحان لیا گیا۔ پھر دوسرا جز (ب)" آیا یہ بھی درست ہے کہ کامیاب امیدواروں کو ان کے ضلع میں بطور پٹواری تعینات کیا جاتا ہے؟ تو اس میں ہے کہ "جی ہاں، جس ضلع میں پٹواری امیدوار نہ ہو تو نزدیک ترین ضلع سے تعیناتی کی جاتی ہے۔ سر! اس میں ان سے میں نے ایک لسٹ مانگی تھی کہ اگر یہ جواب اثبات میں ہوں تو 2008 سے تاحال کتنے امیدواروں نے مذکورہ امتحان دیا ہے اور کتنے امیدوار کامیاب ہوئے، ان کے نام و پتہ کی ایک مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز کتنے امیدواروں کو پٹواری لگایا گیا اور کتنے تعیناتی کے منتظر ہیں، مکمل لسٹ فراہم کی جائے؟ اب اس کے پیچھے ایک لسٹ ہے سر! آپ اس کو دیکھیں کہ Last week میں بھی پشاور کے ڈسٹرکٹ میں 26 پٹواریوں کو لیا گیا ہے لیکن ان کا اس لسٹ میں کوئی ذکر نہیں ہے، صرف اس میں بتایا گیا ہے کہ چار بندے ہیں، باقی میں کسی کا نام نہیں ہے کہ کون اس میں شامل ہوا ہے، کس کو لیا گیا ہے؟ اس کا کوئی نہیں ہے، تو سر! میں آپ کو ریکویسٹ کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ سب کو پتہ چلے کہ کس کس کی بھرتیاں ہوئی ہیں، کہاں سے ہوئی ہیں، کس کے تعلق سے ہوئی ہیں؟ تو ساری اس کی معلومات فراہم ہو جائیں گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ فرمان!

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی)</u>: جناب سپیکر! 'کنسرنڈ' منسٹر تو موجود نہیں ہیں لیکن جو سوال آیا ہے، (ج) میں یہ سوال یہ ہے کہ اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2008 سے تاحال کتنے امیدواروں نے مذکورہ امتحان دیا اور کتنے امیدوار کامیاب ہوئے؟ تو اس کا جواب بالکل موجود ہے اس میں، ان کے نام و پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ یہ جو امیدوار جنہوں نے امتحان دیا اور جتنے کامیاب ہوئے، ان کے نام و پتہ اور تفصیل کا پوچھا گیا ہے۔ جو دوسرا پارٹ ہے، وہ ہے کہ کتنے امیدوار کو پٹواری لگایا گیا ہے اور کتنے تعیناتی کے منتظر ہیں؟ اس کے جواب میں نام و پتہ نہیں مانگا گیا، تو جو آنریبل ممبر نے سوال کیا کہ کس کو لگایا گیا ہے، سوال اگر وہ غور سے پڑھ لیں تو انہوں نے جو امتحان دیا ہے اور جو پاس ہوئے ہیں، ان کا تو مانگا ہے اور ان کا اگر ہے تو دینا بھی

چاہیئے لیکن کتنے پٹواریوں کو لگایا گیا ہے، اس کے بارے میں سوال میں جناب سپیکر! ڈیٹیل کیلئے نہیں کہا گیا۔ تو میں یہی ریکویسٹ کروں گا کہ یہ سوال اگر یہ Repeat کرلیں تو ان کا حق بنتا ہے کہ اس کو نام و پتہ بھی آجائے۔

جناب سپیکر: میڈم ثوبیہ!

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! یہ جو لسٹ دی ہوئی ہے جس میں سے پشاور کی میں اب لوں گی کہ صرف چار بندے بھرتی ہوئے ہیں، یہ Last week Twenty six میں بھی ہوئے ہیں، یہ لسٹ بھی غلط ہے جو ادھر Provide کی گئی ہے، محکمے نے جو لسٹ دی ہے، میرے خیال سے اس کے جو منسٹر تھے، اس نے Resign کیا ہوا ہے اور شاہ فرمان صاحب کو اس کے بارے میں کوئی پتہ نہیں ہے لیکن Last week بھی اس کا ایک آیا ہوا ہے، بھرتیاں ہوئی ہیں پٹواریوں کی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! میں پھر سے سوال Repeat کرتا ہوں اور جو آنریبل ممبر کے تحفظات ہیں، وہ اپنے فریش کوئسچن میں یہ ڈال سکتی ہے، ان کا حق ہے لیکن جواب آیا ہے اور جو سوال کیا گیا کہ اس میں سے کتنے لوگ تعینات کئے گئے ہیں، کتنوں نے امتحان پاس کیا ہے؟ یہ جی آپ دیکھیں ناں_ نیز کتنے امیدواروں کو پٹواری لگایا گیا ہے_ جواب آیا ہے ''345''، "کتنے تعیناتی کے منتظر ہیں، مکمل لسٹ فراہم کی جائے؟" ''789''، تو یہ فریش سوال لے آئیں اور جو کوئی نکتہ رہ گیا ہے، اس کا بھی جواب دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' -----

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر!

جناب سپیکر: اس حوالے سے میڈم! آپ فریش کوئسچن لے کر آئیں اور اس میں آپ ڈیٹیل، ابھی آپ کا 'نیکسٹ' کوئسچن ہے 2805۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! میں، اپنا جو حصہ ہے (ج)، اس میں آپ دیکھیں کہ "مذکورہ امتحان دیا ہے اور کتنے امیدوار کامیاب ہوئے، ان کے نام پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟" میرے خیال میں جس پوائنٹ پر شاہ فرمان صاحب میرے ساتھ ہیں، وہ کوئسچن میں، سارے ممبران اس کو پڑھیں اور سب کو نظر بھی آرہا ہے، اس کا جواب، نہ کسی کا نام ہے اور نہ کسی کا پتہ ہے، وہ اگر ہے، ہمیں دکھائی نہیں دے رہا ہے کہ پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے، شاہ فرمان صاحب اس کا صرف مجھے دیں۔

جناب سپیکر: اچھا، شاہ فرمان خان! پلیز، Quick، کیونکہ اور بھی کوئسچنز ہیں، جلدی-----

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! کہ جو امتحان دیا گیا ہے، تاحال کل 1358 امیدواران امتحان پٹواری میں شامل ہوئے ہیں، 1358 اور کامیاب کتنے ہوئے ہیں؟ Eleven hundred eighteen،1118۔ اچھا ان کی تفصیل انہوں نے مانگی ہے اور بالکل اس کی تفصیل، لیکن جو میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کا مقصد تھا، وہ یہ تھا کہ جتنے اپوائنٹ کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل اگر یہ چاہتی ہیں تو ان کیلئے نہیں کہا گیا ہے، آپ سوال پھر سے پڑھ لیں اور یہ سوال لے آئیں، آپ کو تفصیل مل جائے گی۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' کوئسچن آپ لیکر آئیں، پلیز اور ابھی آپ کا ہے 2805، ثوبیہ شاہد! پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! میں معافی مانگتی ہوں لیکن پھر میں منسٹر صاحب سے یہی کہوں گی کہ منسٹر صاحب! میں نے نام، پتہ، مکمل پتہ اور تفصیلات مانگی ہیں، آپ نے بتایا کہ کوئسچن میں نہیں ہے لیکن (ج) کے حصے میں ہے پلیز، اگر چار بندے جب سلیکٹ ہوئے، ان کے بھی نام اور پتے دے دیتے تو میرے لئے Enough تھا لیکن اس کا بھی کوئی بھی نہیں ہوا ہے۔ میرے خیال سے یہ کوئسچن تو سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے تو سب کیلئے بہتری ہے تاکہ پچھلی گورنمنٹ کا بھی پتہ چل جاتا ہے اور اس کا بھی۔

جناب سپیکر: ابھی 'نیکسٹ' کوئسچن 2805، پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: "آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پٹوار کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا وعدہ کیا ہے، (الف)، (ب): اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنا فیصد کام کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے، جن جن حلقوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت کب تک صوبے بھر کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کر پائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟" سر! میرے خیال سے آپ لوگوں کی تین آوازیں تھیں جس میں سے ایجوکیشن ایمرجنسی، ساتھ میں ہیلتھ ایمرجنسی اور تیسری ایمرجنسی آپ لوگوں کی پٹوار اور پولیس کی تھی، اور اس میں یہ تھا کہ ہم اس Tenure میں سارے صوبے کو کمپیوٹرائزڈ کر لیں گے، اس کے ریکارڈ کو، اور یہی ایک، یہ کہ پٹوار خانے کو چینج کیا گیا ہے لیکن ابھی تک جو اس کا جواب مجھے ملا ہے تین سال میں، یہ ایک ضلع کو بھی مکمل نہیں کیا ان لوگوں نے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! پلیز۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! اس سوال کے انہوں نے جو جوابات دیئے ہیں، وہ بڑے تفصیل کے ساتھ ہیں، اگر آنریبل ممبر کو اس پر کوئی Objection ہے تو یہ بتا دیں کہ جواب میں کہاں کمی ہے یا کونسی ایسی چیز جو آپ نے مانگی ہے اور آپ کو نہیں دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: میڈم ثوبیہ!

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! یہ آپ کے پورے تین سال کے، اس کے یہ تین Pages ہیں، کمپیوٹرائزڈ صرف، اگر یہ کمپیوٹرائزڈ کام تین سال میں ہو چکا ہے تین Pages کا، تو اس کا آپ مجھے خود جواب دے دیں کہ یہ تین سال میں یہ ہے، یہ بھی مکمل نہیں ہے اور جواب میں کلیئر بتایا ہوا ہے کہ اس میں کہاں سے ہے کہ ایک ضلع کو بھی کمپلیٹ نہیں کیا گیا، نہ پہلے کو اور نہ دوسرے کو، دوسرے میں بھی، اور باقی جو ہیں جو درمیان میں دیر اور یہ ہمارے حلقے اس کا، تو کوئی ذکر بھی نہیں ہے، تو وہ کب ہوگا؟ اس کا کونسا مجھے جواب دیا ہوا ہے کہ کب تک کمپلیٹ کریں گے تو اس میں تو کوئی بھی نہیں ہے کہ کب تک ہمارا ارادہ ہے کمپلیٹ کرنے کا؟ یہ تو آپ لوگوں کا ہیلتھ، ایجوکیشن اور یہ پٹواریوں کا تو بڑا وہ ہے کہ پٹوار خانے کو ٹھیک کیا ہے، پٹوار خانے میں یہ کیا ہے؟ تو یہ کونسا آپ لوگوں کا جواب، اپنے جواب کو دیکھیں اور آپ لوگوں کا جو تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپلیمنٹری سر!

جناب سپیکر: یہ سپلیمنٹری، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایبٹ آباد میں بھی کمپیوٹرائزڈ سسٹم کافی عرصہ پہلے سے شروع کیا گیا تھا، تو وہ کس پوزیشن میں ہے؟ ذرا اس کا مہربانی کر کے بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان!

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! یہ جو ضمنی سوال ہے، یہ تو بالکل نیا سوال ہے اور اس کا جواب میں پہلے دینا چاہتا ہوں کہ اگر یہ نیا سوال ہے تو یہاں پر اس کا جواب نہیں بنتا، جو میڈم نے سوال کیا، اصل میں وہ کوسچن کر رہی ہیں گورنمنٹ کی Efficiency کی، یہاں پر کوئی Query نہیں موجود، اس سوال کے اندر کوئی کنفیوژن نہیں ہے، اس جواب کے اندر کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ گورنمنٹ نے کچھ اور کہا ہے اور ہے کچھ اور، اگر یہ گورنمنٹ کی Efficiency سے مطمئن نہیں ہیں تو یہ الگ بات ہے لیکن چونکہ یہ اسی گورنمنٹ کی Initiative ہے، یہ پہلے کسی حکومت نے نہیں لی، یہ پہلے کسی گورنمنٹ کا آئیڈیا نہیں تھا، اس گورنمنٹ کی یہ Initiative ہے اور یہ آسان کام ہے بھی نہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ کی Efficiency، اگر ان کے پاس جناب سپیکر! کوئی ایسی Suggestions ہیں کہ جس سے گورنمنٹ کی Efficiency کو Enhance کیا جا سکتا ہے، اگر یہ اس مد میں کوئی مدد کر سکتی ہیں اور گورنمنٹ لینے کو تیار نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ زیادتی ہوگی۔ میں ثوبیہ میڈم سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ بالکل منسٹر 'کنسرنڈ' کے ساتھ بیٹھیں اور اگر ان کے خیال میں کہیں کمی ہے، اگر ان کے خیال میں کوئی چیز Add

up کر کے Efficiency بڑھائی جا سکتی ہے تو She is welcome لیکن سوال کے اندر کوئی کنفیوژن نہیں ہے، جواب کے اندر کوئی کنفیوژن نہیں ہے۔ اگر یہ گورنمنٹ کی Efficiency سے نہیں مطمئن تو جناب سپیکر! اس کا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ ان کیلئے میٹنگ Arrange کر لیں 'کنسرنڈ' ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی سپلیمنٹری؟

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر! یہ کوئسچنز جب آتے ہیں تو سر! یہ کافی ٹائم کے بعد آتے ہیں اور یقیناً ممبران اپنی تسلی کرانا چاہتے ہیں لیکن موجودہ منسٹر صاحب، پہلے تو اس نے یہ کہا کہ منسٹر ہے نہیں اور اس کے باوجود یہ جواب دے رہا ہے، جیسے اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے پوچھا، میں لکی کے بارے میں بھی یہی پوچھ رہا تھا کہ کمپیوٹرائزیشن کہاں تک پہنچی ہے، ان کے پاس سٹاف ہے؟ جب ان کے پاس معلومات نہیں ہیں تو چاہیئے کہ وہ جواب خود نہ دیں، یہ جب منسٹر آ جائیں یا پینڈنگ رکھیں، اس طرح ہمیں ٹرخائیں نا، کیونکہ یہ کوئسچنز کافی عرصے کے بعد آتے ہیں اور ان کے اوپر کافی ٹائم لگتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس کو پینڈنگ کر لوں گا، میں اس کوئسچن کو پینڈنگ۔۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> اس کو پینڈنگ کریں اور یہ خان صاحب کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں جواب دینا چاہتا ہوں، اس کے نالج میں کچھ بھی نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ فرمان صاحب! اس کو پینڈنگ کرتے ہیں۔ جی شاہ فرمان خان!

<u>وزیر آبنوشی:</u> جناب سپیکر صاحب! جناب منور خان ایڈوکیٹ صاحب Seasoned politician ہیں، پارلیمنٹیرین ہیں، میں ان کو یاد دلاؤں کہ پارلیمانی فارم میں کیبنٹ کی Collective responsibility ہوتی ہے، ہر منسٹر دوسرے منسٹر کے فیصلوں کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یہاں پر Individual responsibility میں پھر بھی ان کے ساتھ اتفاق کروں گا کہ اگر کوئی ایسی معلومات ہیں کہ جہاں پر بالکل Critical ہیں، بالکل Critical ہیں اور وہ Specific information چاہیئے ہوں اور میسر نہ ہوں تو بالکل میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن چونکہ سوال بڑا Plain ہے اور

جواب بڑا Plain ہے اور جو ممبر کی Query ہے، وہ بھی بڑی کلیئر ہے اور وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی Efficiency کیا ہے؟ تو میں نے یہی جواب دیا کہ گورنمنٹ کی Efficiency آپ کے سامنے ہے، اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ اگر گورنمنٹ ون، ٹو، تھری، فور 'سٹیپس' لے کے اس کو Enhance کیا جا سکتا ہے تو She is welcome لیکن یہاں پر جناب سپیکر! کنفیوژن نہیں ہے، مجھے بتائیں سوال بھی Complicated نہیں ہے اور جواب بھی Complicated نہیں اور Collective responsibility کے تحت مجھے، میرے پاس یہ حق ہے اور کسی بھی منسٹر کے پاس یہ حق ہے کہ اگر 'کنسرنڈ' منسٹر موجود نہیں ہے تو وہ Collective responsibility کے تحت جواب دیں۔

جناب سپیکر: بالکل، بالکل ٹھیک ہے۔ میڈم! آپ کیا کہتی ہیں، اس کو پینڈنگ کریں، کیا؟ جی میڈم! میڈم ثوبیہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! یہ، سوری سر، جناب سپیکر صاحب! اس کو پینڈنگ کریں کیونکہ اگر شاہ فرمان صاحب اس کو کسچن کو اور اس کے جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سوال نمبر 2804 اینڈ 2805 پینڈنگ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے، تھینک یو، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: 2824، مفتی فضل غفور، موجود نہیں، Lapsed۔ 2825، مفتی فضل غفور، موجود نہیں، Lapsed۔ 2918، مفتی سید جانان، موجود نہیں، Lapsed۔ موجود نہیں، یہ Lapsed ہے۔ 2980، میڈم معراج ہمایون!

* 2980 _ Ms: Meraj Humayun Khan: Will the Minister for Labour be pleased to state that:

(a) Is it true that the Department is launching a project in coordination with Elementary & Secondary Education Department, to open afternoon classes for working children;

(b) If yes, then provide detail of the said project?

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli (Minister for Labour Development): (a) Workers Welfare Board, Khyber Pakhtunkhwa has not launched any project with coordination with Elementary & Secondary Education Department, to open afternoon classes for working children.

(b) As above.

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا زما کوئسچن، یہ میرا کوئسچن ہے Afternoon Schools کے بارے میں، میں نے منسٹر صاحبہ سے کوئسچن کیا ہے کہ آیا یہ درست ہے، "Is it true that the Department is launching a project in coordination with Elementary & Secondary Education Department, to open afternoon classes for working children?"۔ جواب ما ته ملاؤ شوے دے چې "Workers Welfare Board, Khyber Pakhtunkhwa, has not launched any project in coordination with Elementary & Secondary Education Department, to open afternoon classes for working children". "If yes, then provide detail of said project?"۔ جناب سپیکر صاحب! یہ کوئسچن میں نے اسلئے کیا تھا، میں نے ویب سائٹ سے یہ اٹھایا تھا، انفارمیشن یہ میں نے اٹھائی تھی اور ہماری جو ایجوکیشن پالیسی ہے 2010 کی، اس میں بھی یہ ہے کہ For Child Labour اور Afternoon Schools کھولے جائیں گے گورنمنٹ سکولز میں Street Children کیلئے، تو یہ میں نے اس حوالے سے سوال کیا تھا لیکن ابھی تک گورنمنٹ نے اس پر کہیں پیشرفت نہیں کی اور ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا، تو ٹھیک ہے، میں یہ جواب پھر Accept کر لوں گی With the recommendation, with the hope کہ Sooner or later گورنمنٹ اس پر کام کرے گی اور لیبر ڈیپارٹمنٹ اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری مل کر Afternoon Schools سٹارٹ کر لیں گے کیونکہ ہماری۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب! منسٹر فار لیبر!

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب! پلیز۔

وزیر محنت و معدنی ترقی: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میڈم نے تو اس چیز کو Accept کیا ہے That's very nice of her۔ بنیادی طور پر جو ڈیپارٹمنٹ آف لیبر ہے، وہ Formal sector میں جو لیبر کی Definition ہے، اس کے حساب سے کام کرتا ہے اور چائلڈ لیبر پہ تو آپ خود جانتے ہیں، قانوناً منع ہے اسلئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ لیبر کے Domain میں، البتہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اور خود میڈم جو ہیں، وہ سٹریٹ چلڈرن کے ایک پراجیکٹ پہ کام کر رہی ہیں تو It's a very good thing اور بے شک یہ بھی بالکل چیز ہے کہ اگر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن جو کہ Main اس کا کام

ہے،اگراس پہ کریں تو یہ فی الحال ہمارے پاس اس کیلئے کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے لیکن اگران کے پاس کوئی تجویز ہے تو وہ دے دیں اور وہ شیئر کر لیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Next, 2981, Madam Meraj Humayun.

* 2981 _ <u>Ms. Meraj Humayun Khan</u>: Will the Minister for Labour be pleased to state that:

(a) Does the department maintain any record of home based workers in the province;

(b) If yes, details may be shared;

(c) Are these workers extended the same benefits those working in Industries?

<u>Ms. Anisa Zeb Tahirkheli (Minister for Labour)</u>: (a) The nature of work done by the home based workers is quite different from those who are working in the factories / industries and commercial establishments. Most of these home based workers do not come under the definition of “Worker”. These people are either cover under the definition of “Self-Employed Person” or “Employer”. Due to this reason they are out of the ambit of the present labour laws and as such their record is not available.

(b) As the home based workers are out of the ambit of the labour laws, therefore, they have not been extended the same benefits which have been provided to the workers working in the factories/ industrial and commercial establishments. However, they can register their Association under the Industrial Relation Act, 2010.

(c) It is further added that efforts are continue both at government organization level to define the status of these home based workers and those out of these people who come under the definition of “Worker”, may be brought under the ambit of the labour laws.

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! یہ کوسچن بھی منسٹر صاحبہ کو ایڈریس ہے اور یہ Home based workers کے متعلق ہے۔ “Does the department maintain any record of home based workers in the Province?”، ہماری بہت سی خواتین گھروں میں بیٹھ کر بہت کام کرتی ہیں اور وہ لیبر کے زمرے میں آتی ہیں۔ تو میں نے یہ سوال کیا ہے کہ ان کا کوئی ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہے کہ نہیں؟ تو Answer میں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ “The nature of work done by the home based workers is quite different from those who are working in the factories / industries

and commercial establishments. Most of these home based workers do not come under the definition of "Worker". These people are either cover under the definition of "Self-Employed Person" or "Employer". Due to this reason they are out of the ambit of the present Labour Laws and as such their record is not available".

یہ Answer دے کر سر! پھر تو کوئسچنز Irrelevant ایک قسم کے ہو جاتے ہیں کیونکہ میں نے آگے پوچھا ہے کہ اگر ہے ان کے پاس ریکارڈ تو مجھے ڈیٹیل بتائی جائے۔اب میری درخواست منسٹر صاحبہ سے یہی ہوگی اور ڈیپارٹمنٹ سے اور گورنمنٹ سے یہ درخواست ہے کہ ہوم 'بیسڈ' ورکرز کیلئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے یا پالیسی یا کچھ طریقہ کار ہمیں Suggest کریں یا اپنی کچھ پالیسیز بنائیں ایسی کہ یہ بھی اس Ambit میں آجائیں کیونکہ کافی بڑی Percentage ہے اور خواتین کو اگر ہم نے Benefits دینے ہیں، خواتین ورکرز کو تو یہ ایک اچھا طریقہ ہے کیونکہ وہ محنت کر کے کماتی ہیں اور Honestly کرتی ہیں۔تو منسٹر صاحبہ اور ڈیپارٹمنٹ نے (b) میں جو Answer لکھا ہے تو شاید وہ انہوں نے کوئی ایک Suggestion دی ہے کہ "As the home based workers are out of the ambit of the labour laws, therefore, they have not been extended the same benefits which have been provided to the workers working in the factories / industrial and commercial establishments. However, they can register their Association under the Industrial Relation Act, 2010"

اب یہ سمجھانا ہوگا کہ How we go about it?

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم انیسہ زیب!پلیز۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر محنت و معدنی ترقی):</u>جناب سپیکر! یہ تو جواب سے جس طرح بالکل ظاہر ہے کہ ہوم 'بیسڈ' ورکرز بہت اہم ہیں اور اس کی Definition بہت Vast ہے، دنیا بھر میں اگر دیکھا جائے تو ہوم 'بیسڈ' ورکرز کے حوالے سے فارمل سیکٹر یا 'نان گورنمنٹل' سیکٹر پہ کافی ایک خواہش ہے اور کام بھی اس کے متعلق کیا جاتا ہے لیکن یہ ایک بہت Vast area ہے جس کیلئے باقاعدہ آپ کو ڈیٹیلز اکٹھی کرنا جو ہے، It's a Gigantic task البتہ یہ Important ہے کہ ہوم 'بیسڈ' ورکرز میں جس طرح Industrial Relation Act, 2010 کے تحت وہ اپنی ایسوسی ایشنز بنا سکتے ہیں اور ایسوسی ایشنز میں مثال کے طور پر اس وقت ہمیں صرف ایک ایسا ادارہ ہے مردان کا جو کہ ہوم 'بیسڈ' ویمن ورکرز یونین ہے کے پی کے، اس کو رجسٹرڈ کیا گیا ہے 2014 میں اور 103 ورکرز ہیں جنہوں نے اپنی اس تنظیم کو رجسٹرڈ کیا ہے۔اس کے علاوہ ہمیں کبھی کوئی درخواست بھی نہیں ملی کہ وہ اس کو ایسوسی ایشن کے طور پر

رجسٹر کریں تاکہ یہ آپس میں بیٹھیں اور پھر اس کو ایک، ذرا ورکرز کی Definition میں ان کو لانا ہے۔
تو اس سلسلے میں میری درخواست ہے میڈم سے بھی، وہ خود بہت 'نان گورنمنٹل' سیکٹر میں بھی کافی Active رہی ہیں She is a well versed person اس معاملے میں اور ان کی خواہش بھی ہے کہ وہ اس سلسلے کو تھوڑا سا اسمبلی کے فلور میں یا 'نان گورنمنٹل' سیکٹر کے تحت وہ آگے بڑھائیں اور جس طرح کی جو یونینز ہیں، جو لوگ ہیں ان کو یونینز کریں تاکہ وہ رجسٹرڈ ہوں اور پھر اپنے Rights کیلئے وہ کچھ کریں لیکن اگر مکمل ڈیپارٹمنٹ کو وہ کر دیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ میرے لئے تو وہ ایک بڑا ٹاسک ہے کہ خیبر پختونخوا کے جتنے ورکرز اس وقت پورے ملک میں کام کر رہے ہیں جو ورکرز کی Definition میں آتے ہیں، میں ان کی Statistics جو ہے، وہ جمع کرنا بھی ایک بڑا مشکل کام ہے جس کو ہم حل کر لیں، تو وہ بھی ایک بہت بڑی Contribution ہو گی۔ تو I am sure کہ جس طرح کام ہو رہا ہے، دنیا بھر میں ہو رہا ہے، پاکستان میں بھی این جی اوز لگے ہیں اور یہ کہ اس پر کام کیا جائے اور ان کی جو Importance ہے اس کو Acknowledge کیا جائے۔

Mr. Speaker: Next, Madam Meraj Humayun, 2982.

* 2982 _ Ms: Meraj Humayun Khan: Will the Minister for Labour be pleased to state that:

(a) Whether the department has opened Community Education Centers for the education of working children all over the Province;

(b) If yes, the total number of these centers and the enrolment in each district may be shared;

(c) How many more centers does the department plan to open to accommodate all the working children?

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli (Minister for Labour): (a) Working Welfare Board, Khyber Pakhtunkhwa has not opened any Community Education Center for the education of working children as the subject does not relate to this department.

(b) As above.

(c) As above.

محترمہ معراج ہمایون خان: Thank you, Sir. This is again about working children اور پھر ڈیپارٹمنٹ آف لیبر کو اسلئے Addressed ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ تو ورکرز کے اس میں آتا ہے، 'ٹائٹلڈ' ورکرز میں آتا ہے، ڈیپارٹمنٹ کا وہ ہے، تو اسلئے میں نے پھر سوال کیا ہے اور Once again it is from the website، اس نے لیا ہے، "Whether the

department has opened Community Education Centers for the education of working children all over the Province?"۔ جواب میں وہی ہے کہ "Workers Welfare Board, Khyber Pakhtunkhwa has not opened any Community Education Center for the education of working children as the subject does not relate to this department"۔ تو یہ سر! میری منسٹر صاحبہ سے ریکویسٹ ہے کہ اس پر ذرا غور کریں کیونکہ ورکرز تو ڈیپارٹمنٹ کے نیچے آتے ہیں، چاہے وہ کس Age کے ہوں، تو ان بچوں کیلئے اگر Evening classes شروع ہو جائیں یا سپیشل کلاسز شروع ہو جائیں اور ان کے ورکنگ آورز ذرا کم کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب! پلیز۔

وزیر محنت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! یہ تقریباً وہ پہلے سوال کی Repetition ہی ہے لیکن میں پھر اس بات پر زور دوں گی کہ ہمارے اس مروجہ قوانین میں Child labour is prohibited، ہم بچوں کے اوپر لیبر کو ممنوع قرار دے چکے ہیں، تو اگر ویسا ہے تو میں، ہاں! سٹریٹ چلڈرن، Homeless children کیلئے سوشل ویلفیئر کے Ambit میں کہ جس طرح ایک بہت بڑا پراجیکٹ خیبر پختونخوا میں اور جس طرح کہ پی ٹی آئی کے چیئرمین عمران خان صاحب کی خواہش بھی ہے اور وہ اس کو Personally بھی دیکھ رہے ہیں کہ سٹریٹ چلڈرن جو ہیں، ان کیلئے ایک ایسا آفس ہو اور خود آپ کی ذات جناب سپیکر! اس میں بہت Involve ہے اور آپ وہ، اس طرح کے پراجیکٹس آئیں اور اگر اس میں سوشل ویلفیئر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے مل کے ان کی Collaboration ہو تو یہ Purpose جو میڈم نے لیبر ڈیپارٹمنٹ کیلئے کہا ہے، وہ وہاں سے Solve ہو سکتا ہے۔ میں تو لیبر کو اس زمرے میں ہی، جو کہ بے شک اگر میرے کہنے سے فرق نہیں پڑتا، بہر حال حقیقتاً اگر دیکھا جائے، Reality یہ ہے کہ ضرور ہوں گے ایسے مشقت میں بچے جو کہ ہم سب کا فرض ہے، پورے معاشرے کا اور خاص طور پہ جو یہاں پہ اس august House کے ممبرز ہیں کہ اس چیز کو Discourage کرنے کیلئے ان کو سکولز میں ڈالا جائے، ان کیلئے مراعات دی جائیں تاکہ وہ مشقت کی بجائے تعلیم کی طرف راغب ہوں، نہ کہ ہم ان کیلئے لیبر لاز کا اطلاق کریں اور ان کو پھر لیبر کی یعنی Terminology میں لے کر آئیں جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ مروجہ قوانین کی خلاف ورزی ہو گی۔ ہاں! ان کے ویلفیئر کیلئے کام کرنا چاہیئے جس میں سوشل ویلفیئر ایجوکیشن یا جو دیگر ادارے ہیں، ان کی طرف سے Collaboration ہو اور خود میڈم اس وقت

بڑا ایک یہاں پہ Homeless children کے حوالے سے، سٹریٹ چلڈرن کے حوالے سے بڑا پراجیکٹ ہے،اس کو ہینڈل کر رہی ہیں،اس میں اگر میرے ڈیپارٹمنٹ سے ویسے کوئی ہیلپ چاہیئے ہو تو I am always open for suggestions

Mr. Speaker: Next, 2919, sorry, Question No. 2983.

* 2983 _ Ms: Meraj Humayun Khan: Will the Minister for Labour be pleased to state that:

(a) Whether the department has any information about female domestic working in the Province;

(b) How are the rights and interests of workers protected by the department?

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli (Minister for Labour): (a) Labour laws are applicable to those workers who are working in the formal sector of the economy. The application of the labour laws in the present situation is not possible on those workers in the informal sector, e.g. the workers working in the agriculture sector and domestic workers including female domestic workers. It is further added that no formal survey has been conducted so far from which information regarding their actual number can be deducted.

(b) However, efforts are in progress both at Government as well as Non Government Organization level to bring these workers under the cover of labor laws and to protect their rights.

محترمہ معراج ہمایون خان: Thank you very much, Minister Sahiba, thank you very much, Speaker Sahib۔ یہ میری پھر بھی ریکویسٹ ہے کہ یہ بہت مظلوم طبقہ ہے Working children اور Working children are not necessarily street children،وہ Under domestic labour میں بھی ہیں، تو وہ کیا ہے؟ ان کیلئے ضرور سوچنا چاہیئے ایلیمنٹری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور لیبر اور سوشل ویلفیئر تینوں کیلئے۔ Sir, my next question, again، پھر ایسا وہ طبقہ ہے، ایسا گروپ ہے، خواتین کا گروپ ہے، وہ پہلے جو تھے، وہ Home based workers تھے جو کمائی کر رہی ہیں، جو کمائی کر رہے ہیں گھروں کے اندر بیٹھ کر، This the domestic labour, female domestic labours in the Province۔ ان کا میں نے پوچھا ہے کہ کوئی ریکارڈ ہے ہمارے پاس، ڈیپارٹمنٹ کچھ اس پر کام کر رہا ہے کہ کتنی خواتین Domestic employed ہیں؟ تو Labour laws are applicable، وہی Answer ہے کہ

“Those workers who are working in the formal sector of the economy”۔ سر! یہ Answer تو ٹھیک ہے لیکن میری گزارش ہے کہ اس کیلئے کچھ کرنا چاہیئے کیونکہ Abused جو ہے، Domestic abuse جس کیلئے ہمارا بل ابھی تک نہیں آرہا ہے، Domestic Violence Bill نہیں آرہا، اسی طبقے پر اثرانداز ہوتا ہے، یہی خواتین ہیں جو گھروں میں بیٹھ کر اور یہ بارہ سال کی عمر میں چائلڈ لیبر بھی ہیں، پھر بارہ سال کی عمر میں گھروں میں دے دیئے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے، جو ان کے حالات ہوتے ہیں Remuneration کے حوالے سے، کوئی بس صرف کھانا دے دیتا ہے، دو روٹیاں دیتا ہے اور کوئی دس پندرہ روپے تھما دیتا ہے تو اس پر گورنمنٹ کو کام کرنا چاہیئے کیونکہ بہت ناانصافی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میڈم انیسہ زیب! پلیز۔

<u>وزیر محنت و معدنی ترقی</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ This is again another repetition of the earlier Question. I have already answered this لیکن میں پھر کہہ دیتی ہوں کہ ڈومیسٹک ورکرز کیلئے سروے تو نہیں Conduct کیا گیا، نہ ہی ہمارے پاس کوئی اس طرح کی ایسی ڈیٹیل ہے کہ جو شیئر کر سکیں۔ میں نے آپ کو بتایا کہ یہ بہت بڑا کام ہے اور اس میں صرف خواتین جو گھریلو دستکاری یا کچھ چیزیں بنانے سے کوئی Artisans جو ہیں، اس کے علاوہ ایگریکلچر فیلڈ میں ایک Waste workers جو ہیں وہ کام کر رہے ہیں Even آپ کے اور بہت سے سیکٹرز ہیں جہاں پر Informally خواتین جو ہیں، وہ بیٹھی کام کر رہی ہیں تو وہ جو ڈومیسٹک ورکرز ہوم 'بیسڈ' ورکرز کے طور پر آتی ہیں تو اس کیلئے تو کوئی ایسا سروے نہیں ہے اور نہ ہی اس وقت ہمارے کسی پلان میں ہے، البتہ ان کو ترغیب دی جائے جس طرح میں نے مردان کی ایک آرگنائزیشن کا کیا۔ انہوں نے اپنی یونین رجسٹرڈ کی ہے اور اس یونین کے حوالے وہ اپنے Rights کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو یہ میں کہتی ہوں کہ سب سے اچھا طریقہ ہے کہ They are home based workers, should have their own unions under the IRA, 2010. اور یہی اس وقت ہے، آئندہ آنے والے وقت میں ہو سکتا ہے کیونکہ پوری دنیا میں اس پر کام ہو رہا ہے، 'نان گورنمنٹل' سیکٹر پر کافی کام ہو رہا ہے، ہوم 'بیسڈ' ورکرز کیلئے ایک آواز اٹھائی جا رہی ہے، اس کو ایک باقاعدہ ورکر کی Definition کے اندر یا اس زمرے، Ambit میں لانے کی ایک کافی ڈیمانڈ ہے لیکن اس وقت Practically یہ Possible نہیں ہے اور نہ

ہی ہمارے پاس اتنے وسائل ہیں، البتہ اس کیلئے آنے والے وقت میں مجھے بھی امید ہے کہ ایسا سلسلہ ہو گا اور وہ ورکرز جو ہیں، وہ خود پہلے اپنے آپ کو متحد کریں تو یہ کام سب کیلئے آسان ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔۔۔۔۔

وزیر محنت و معدنی ترقی: بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' ،2919، سردار ظہور۔۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میڈم! پلیز، ٹائم کا بھی خیال کرنا پڑے گا تاکہ ہم اپنا ٹائم پر پورا کر لیں۔ پلیز، آپ اپنی پارٹی میں ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ ملیں اور پھر جو بھی ڈسکشن ہو۔ جی سردار ظہور، پلیز۔

سردار ظہور احمد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ کوسچن نمبر 2919۔

* 2919 _ سردار ظہور احمد: کیا وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف کی جائیداد و املاک موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس جائیداد کی مالیت کروڑوں روپے ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ اوقاف کی جائیداد و املاک کی مکمل تفصیل اور اس کے مصرف کی فی الوقت تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، عشر، اوقاف، حج و مذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف کی نوٹیفائیڈ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف کی کل نوٹیفائیڈ اراضیات 5396 کنال ہے۔

2۔313 کنال 11 مرلہ رقبہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے۔

3۔ 3669 کنال 15 مرلہ رقبہ غیر قانونی قابضین کے زیر قبضہ ہے۔ محکمہ اوقاف نے ضلع مانسہرہ میں مختلف مقامات پر واقع وقف اراضیات کی واگزاری کیلئے کمشنر ہزارہ ڈویژن سے باضابطہ رابطہ کیا ہے اور اس ضمن میں انہوں نے ضلعی انتظامیہ مانسہرہ کو ہدایات دے دی ہیں۔

4۔ 42 کنال 18 مرلہ اراضی محکمہ تعلیم، محکمہ صحت اور محکمہ جنگلات کے زیر قبضہ ہے جس پر انہوں نے سکولز، بنیادی مراکز صحت اور فارسٹ کوارٹرز تعمیر کر رکھے ہیں۔

5۔641 کنال 8 مرلہ رقبہ مختلف سرکاری محکموں نے مختلف مقاصد کیلئے Acquire کر رکھی ہے۔
6۔180 کنال 18 مرلہ رقبہ کاغذات مال میں مختلف لوگوں کے نام بطور ملکیت درج ہے جس کی جانچ پڑتال جاری ہے۔
7۔547 کنال 10 مرلہ رقبہ غیر ممکن قبرستان اور مساجد وغیرہ پر مشتمل ہے۔
متذکرہ بالا جوابات کے ساتھ منسلک شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔
سردار ظہور احمد: کیا وزیر اوقاف حج و مذہبی امور ارشاد فرمائیں گے:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف کی جائیداد و املاک موجود ہے؟"۔Answer ہے "جی ہاں"۔"آیا یہ بھی درست ہے کہ اس جائیداد کی مالیت کروڑوں روپے میں ہے؟"۔"جی ہاں"۔ (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ اوقاف کی جائیداد و املاک کی مکمل تفصیل اور اس کے مصرف کی فی الوقت تفصیل فراہم کی جائے؟"۔آگے اس کا مصرف بھی انہوں نے بیان کر دیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف کی نوٹیفائیڈ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے: ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف کی کل نوٹیفائیڈ اراضیات 5396 کنال ہے"، اس کی ڈیٹیل بھی دے دی گئی ہے۔
جناب سپیکر: یہ آپ کا کوسچن آ گیا ہے، Respond کرے گا اگر کوئی سپلیمنٹری اس کے علاوہ ہے تو پھر آپ بتا دیں۔ حبیب الرحمان صاحب! پلیز۔
سردار ظہور احمد: میں اس کو ذرا مکمل کر لوں۔ جناب سپیکر! میں اس کو ذرا مکمل کر لوں، ایک منٹ۔
جناب سپیکر: جی جی، پلیز۔
سردار ظہور احمد: ٹھیک ہے-----
جناب سپیکر: مطلب وہ تو کوسچن آپ کا ویسے آ چکا ہے، وہ جواب دے دے گا۔
سردار ظہور احمد: باقی انہوں نے مصرف کا تقریباً دے دیا ہے، میں اس کوسچن سے، I am satisfied، اس میں ڈیٹیل انہوں نے دے دی ہے۔
جناب سپیکر: اوکے، تھینک یو۔ 'نیکسٹ'، 2920، سردار ظہور، 2920 پلیز-----
سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!
جناب سپیکر: جی جی۔ چونکہ وہ تو مطمئن ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایک بات کرنی ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ سپلیمنٹری ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب سے ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ جو اس میں انہوں نے تعداد دی ہے زمین کی اور 42 کنال 18 مرلے محکمہ تعلیم، محکمہ صحت، محکمہ جنگلات گورنمنٹ کے محکموں کے پاس چلی گئی ہے۔ دوسری انہوں نے 641 کنال 8 مرلے مختلف سرکاری محکموں کے مقاصد کیلئے Acquire کر دی ہے، وہ بھی ٹھیک بات ہے۔ تیسری بات، جو بات انہوں نے کی ہے، 180 کنال 18 مرلے رقبہ کاغذات مال میں مختلف لوگوں کے نام بطور ملکیت درج ہے جس کی جانچ پڑتال جاری ہے۔ اس کے اوپر سر! میں یہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 547 کنال 10 مرلے قبرستان مساجد کیلئے وقف کی گئی ہے، اس کی بھی کوئی بات نہیں ہے لیکن 180 کنال 18 مرلے رقبہ کاغذات مال میں مختلف لوگوں کے نام بطور ملکیت درج ہے جس کی جانچ پڑتال جاری ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو لوگوں کے نام ملکیت محکمہ اوقاف کی درج ہو گئی ہے، اس کیلئے ڈھائی سالوں میں منسٹر صاحب نے کیا کیا ہے، کتنی زمین واگزار کرائی ہے؟ آیا یہ واگزار ہو سکتی ہے یا لوگوں نے، جو اس کے اوپر انہوں نے انتقال درج کرائی ہیں، وہ ان کی ملکیت ہے؟

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

وزیر زکواۃ، اوقاف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں سردار ظہور کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے اوقاف کے متعلق ایسا نکتہ اٹھایا ہے کہ اوقاف کا صحیح Face اس سے، مانسہرہ سے سارے صوبے کا مکمل پتہ چلتا ہے۔ جہاں تک یہ تفصیلات تو آپ نے سنی ہیں، جہاں تک اس 180 کنال کی بات ہے تو یہ 1950 سے یہ لوگوں کے نام انتقال ہوئی ہے، اس میں رشوت دے کر کوئی طریقہ استعمال کر کے، جب میں منسٹر بنا تو مجھے اوقاف کی صحیح صورتحال سامنے آ گئی کہ ہماری جتنی بھی ایڈمنسٹریشن ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر، اشتیاق صاحب! تھوڑا حوصلہ کریں، تھوڑا ٹائم۔۔۔۔

وزیر زکواۃ، اوقاف: ہمارے سارے صوبہ خیبر پختونخوا میں انتظامیہ کے جتنے لوگ پرانے زمانے سے چلے آ رہے ہیں، وہ اوقاف کے ساتھ Coordinate نہیں کر رہے تو اس وجہ سے جب میں وزیر بنا تو میں نے

سب سے پہلے یہ کام کیا کہ میں نے سی ایم کو ریکویسٹ کی اور اس میں ایک ہائی لیول کی کمیٹی بنائی اے سی ایس کی چیئر مین شپ کے اندر، اور اس میں یعنی ہزارہ ڈویژن کے کمشنر، مردان ڈویژن کے کمشنر، ڈی آئی خان ڈویژن کے کمشنر، جہاں پر اوقاف کی ساری جائیداد ہے، ہم نے ایک کمیٹی بنائی اور بمشکل ایک دفعہ ڈھائی سال میں ہم اس میں کامیاب ہوئے کہ اے سی ایس کی چیئر مین شپ کے اندر ایک میٹنگ ہوئی لیکن وہ میٹنگ اس طرح ہوئی جیسے کہ ہم اس کے دشمن تھے، یعنی وہ پشتو میں کہتے ہیں کہ ہمیں گھاس بھی نہیں ڈالی انہوں نے۔ میں نے ابھی اسی ہفتے وزیر اعلیٰ کو ایک سمری دوبارہ موو کی ہے، جتنی جائیدادیں ہیں، اب یہ تو مانسہرہ کی بات ہے، یہاں پر پشاور میں اربوں روپے کی جائیداد لوگوں نے قبضہ کی ہوئی ہے، کچھ Litigation، زیادہ کیسز تو Litigation میں ہیں یعنی عدالتوں میں ہیں، تو میں کوشش کرتا ہوں، ابھی ابھی ایک سمری ہم نے موو کی ہے کہ وہ جو کمیٹی ہم نے بنائی تھی، یہ میں نے اسی لئے نہیں کہا تھا، ابھی ہم نے لیز کی کوشش شروع کی ہے اور ہم نے بہت سارے لیز ز اخباروں میں اشتہار دیا ہے لیکن ابھی Recently وہاں مانسہرہ کا انتظامیہ ہے، وہ ہمیں نہیں چھوڑتی کہ ہم یہ لیز کا پراسیس مکمل کر لیں۔ تو یہ صورتحال ہے، تو میں کوشش کرتا ہوں، اس کا واحد حل ہے کہ جہاں تک کمشنر، ڈی آئی جی، ایس پی، ڈی سی او یہ اگر ہمارا ساتھ نہ دیں، ابھی ابھی Recently مردان میں 36 ہزار 113 کنال زمین بذریعہ سپریم کورٹ ہمیں ملی ہے لیکن ہم اس کے قابل نہیں ہیں کہ اس پر قبضہ کر لیں اور اس کا اختیار لے لیں، یہ سارا معاملہ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ پھنسا ہوا ہے، تو اس کی بات صحیح ہے کہ یہ 1950 سے لوگوں نے اپنے نام کی ہے، اس پر بھی فیصلے جاری ہیں۔ ابھی Recently جو اس نے لکھا ہے کہ ہزارہ کا کمشنر، یہ ہم نے ایک میٹنگ کے ذریعے سارے کمشنرز ہم نے بلائے تھے اور اے سی ایس وہ میٹنگ چیئر کر رہا تھا تو اس میں یہ بات ان کو کہی کہ آپ Kindly ایسا کر لیں کہ اوقاف کی جتنی بھی زمینیں ہیں، آپ ان کو لینے کی کوشش کریں، تو یہ صورتحال ہے اور یہ سارے صوبے کی صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' نمبر 2920، سردار ظہور۔

سردار ظہور احمد: کوئسچن نمبر 2920۔

* 2920 _ سردار ظہور احمد: کیا وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف کی ملکیت اراضی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس اراضی پر مختلف لوگوں کا قبضہ ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ اراضی کی بازیابی کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج ومذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف خیبر پختونخوا کی کل نوٹیفائیڈ اراضیات 5396 کنال ہیں جو تمام کی تمام غیر قانونی قابضین کے زیر قبضہ تھیں۔ سال 2011 سے لے کر ابھی تک محکمہ اوقاف 313 کنال 11 مرلہ اراضی کو اپنی تحویل میں لینے میں کامیاب ہوا ہے، بقیہ اراضی میں سے 42 کنال 18 مرلہ اراضی محکمہ صحت، محکمہ تعلیم اور محکمہ جنگلات کے زیر قبضہ ہے جس پر انہوں نے سکولز، بنیادی صحت اور فارسٹ کواٹرز وغیرہ تعمیر کر رکھے ہیں۔ 641 کنال 8 مرلہ اراضی مختلف سرکاری محکموں نے مختلف مقاصد کیلئے Acquire کر رکھی ہے۔ 180 کنال 18 مرلہ اراضی کاغذات مال میں سال 1950 سے مختلف افراد کے نام پر بطور ملکیت درج ہے۔ 547 کنال 10 مرلہ اراضی غیر ممکن قبرستان اور مساجد وغیرہ پر مشتمل ہے جبکہ 3669 کنال 15 مرلہ اراضی غیر قانونی قابضین کے زیر قبضہ ہے جس کی واگزاری کیلئے محکمہ اوقاف کافی وقت سے کوشاں ہے لیکن محکمہ اوقاف کو ابھی تک کامیابی نہ ہو سکی۔ حال ہی میں محکمہ اوقاف نے مذکورہ اراضی کی واگزاری کیلئے کمشنر ہزارہ ڈویژن سے باضابطہ رابطہ کیا ہے جنہوں نے اس اراضی کی واگزاری کیلئے ضلع مانسہرہ کی انتظامیہ کو ہدایات دی ہیں جس پر کام جاری ہے لیکن مثبت نتائج کی توقع نہیں ہے۔ مورخہ 25-11-2015 کو محکمہ اوقاف نے ضلع مانسہرہ میں چند وقف اراضیات کی نیلامی مشتہر کی لیکن ضلعی انتظامیہ کی غیر سنجیدہ رویہ کی وجہ سے ان اراضیات کی نیلامی منسوخ ہونا پڑی۔

سردار ظہور احمد: "آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں محکمہ اوقاف میں ملکیتی اراضی موجود ہے؟"، جواب ہے، "ہاں"۔ "آیا یہ بھی درست ہے کہ اس اراضی پر مختلف لوگوں کا قبضہ ہے؟"، "جی ہاں"۔ "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ اراضی کی بازیابی کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟"۔ اس میں جو ڈیٹیل بیان کی گئی ہے جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں، Exact ہے لیکن Last میں انہوں نے، ایک چیز میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، "25-11-2015 کو محکمہ اوقاف نے ضلع مانسہرہ میں چند وقف اراضیات کی نیلامی مشتہر کی لیکن ضلعی انتظامیہ کی غیر سنجیدہ رویہ کی وجہ سے ان اراضیات کی نیلامی منسوح کرنا پڑی"۔ جناب سپیکر! اتنا

وسیع رقبہ پانچ ہزار Something کا جو رقبہ ہے، موجود ہونے کے باوجود اس اراضی پر مختلف لوگوں کا قبضہ ہے، لوگوں نے کمرشل استعمال میں لائی ہوئی ہے، کہیں پر بینک بنے ہوئے ہیں، یہاں تک، اور جو قبرستان کیلئے وقف تھی، وہاں پر بھی قبضے ہیں، گورنمنٹ نے ہدایات بھی جاری کی تھیں کہ جہاں قبرستان ہیں، اس اراضی کو واگزار کرایا جائے۔ یہ کوسچین تقریباً ایک سال پہلے میں نے لایا تھا اور ایک سال گزرنے کے باوجود بھی اگر گورنمنٹ اتنی کمزور ہے کہ کچھ اقدامات نہیں کر سکتی تو افسوس ہوتا ہے اس بات کا کہ ایک سال پہلے بھی یہی اس کا جواب تھا اور آج بھی یہی جواب ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے ان تین سالوں میں کیا اقدامات کئے؟ جو یہ مختلف لوگوں کے نام پر زمین ہے، زیادہ رقبہ قابضین کے پاس ہے، اس کو واگزار کرانے کیلئے آپ نے کیا اقدامات کئے ہیں یا آپ کا کیا ارادہ ہے، آیا یہ اپنی زمین واگزار کرانی ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہ بہت زمانے سے قابضین کے پاس ہے-----

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! پلیز۔

سردار ظہور احمد: کروڑوں روپوں کی مالیت اس کی بنتی ہے-----

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

سردار ظہور احمد: اس کا واضح ہمیں جواب دیا جائے کہ یہ واگزار ہو سکتی ہے یا نہیں؟-----

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

سردار ظہور احمد: یا اس کا دیگر مصرف، اس کا دیگر جو مصرف ہے، وہ ٹھیک ہے، جو مختلف محکمہ جات کے پاس ہے، گورنمنٹ کے پاس ہے، اس سے اتفاق کرتے ہیں لیکن یہ غیر قانونی-----

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! پلیز، حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: مہربانی جناب سپیکر۔ اگر سردار ظہور جواب پر غور کریں تو بہت ساری زمین حکومت کے محکموں کے پاس ہے اور دوسری نمبر پر غیر ممکن جو قبرستان ہے، یہ غیر ممکن زمین ہے، یہ قابضین کے پاس تھوڑی زمین ہے اور یہ Litigation میں چل رہی ہے۔ تو میں نے آپ کو کہا کہ یہ ہمارے ساتھ جب تک ایڈمنسٹریشن ساتھ نہ دے تو اس کو واگزار کرانا بہت مشکل ہے اسلئے میں نے یہ کہا، وہ ساری زمین تو یعنی محکموں نے، محکمہ تعلیم نے، جنگلات نے، محکمہ صحت نے ہم سے ٹی او آرز پر لی ہے لیکن وہ بھی اس کے مطابق اوقاف کو کچھ نہیں دے رہے یعنی آپ 647، یعنی بہت ساری زمین تو سرکاری محکموں کے پاس ہے اور یہ غیر ممکن زمین جو ہے، جو قبرستان یا جنگلات ہوتے ہیں، گھاسوں کی

زمینیں ہوتی ہیں لیکن اس میں Specific لوگوں نے جو قبضہ کیا ہوا ہے، یہ Litigation میں چل رہی ہیں، ہم نے یعنی کوشش شروع کی ہے۔ جب میں آیا ہوں تو میں نے یہ کام Litigation کا کام میں نے تیز کیا ہے لیکن جب تک ہمارے ساتھ ایڈمنسٹریشن ساتھ نہ دے تو اس کو واگزار کرانا بالکل میں ناممکن سمجھتا ہوں، اپنے ڈھائی سالہ تجربے کی بنیاد پر میں کہتا ہوں، کوئی بھی ہمارا ساتھ نہیں دے رہا اسلئے ہمیں مشکلات درپیش ہیں۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عبدالستار صاحب۔ عبدالستار صاحب! سپلیمنٹری، عبدالستار صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالستار خان: جی سر! مانسہرہ میں اس حوالے سے میں نے سی ایم صاحب سے ایک سمری موؤ کرائی تھی، جو اوقاف کی زمین ہے، اپنی کوہستان کمیونٹی کی قبرستان کی زمین کیلئے تو اسی حوالے سے محکمہ نے یہ جواب دیا کہ یہ زمین ہم Acquire نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اس پر مافیا کا قبضہ ہے۔ یقیناً یہ بہت بڑا سوال ہے، سی ایم صاحب نے سمری بھی اس پر منگوائی ہے، ڈیپارٹمنٹ نے اس پر Agree بھی نہیں کیا اور اوقاف کی زمینوں کو قبرستان کیلئے جو وقف تھیں، دوسری زمین جتنی بھی تھی، مطلب وہ مافیا نے پورے میرے خیال میں ہزارہ میں، تو ہماری یہ صورتحال ہے کہ اس پر غیر مالک لوگوں نے زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے، لہذا یہ Genuine مسئلہ ہے، اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں، اس کے خلاف ہم کمیٹی میں ان شاء اللہ پوری طرح مطلب ہے وہ کر لیتے ہیں۔ یہ مسئلہ بڑا پیچیدہ ہے، یقیناً اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! منسٹر صاحب حبیب الرحمان صاحب دل سے چاہتے ہیں کہ میں یہ اوقاف کی جو زمین ہے، وہ ان بدمعاشوں سے، جنہوں نے اس کے اوپر قبضہ بھی کیا ہوا ہے اور ساتھ انتقال بھی اس کے کروائے ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ میں واگزار کراؤں لیکن منسٹر صاحب سے میرا یہ کوئسچن ہے کہ وہ کونسی طاقت ہے صوبے میں، خیبر پختونخوا میں تو آپ کی حکومت ہے، تحریک انصاف کی اور جماعت اسلامی کی، تو وہ کونسی طاقت ہے جو انہیں روک رہی ہے اور ان کے فیصلوں کے اوپر عملدرآمد نہیں کر رہی ہے؟ ذرا ان کی وضاحت کر لیں تاکہ ایوان کو بھی پتہ چل جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سینیئر منسٹر صاحب! آپ اس کو Respond کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: 180 کنال 10 مرلے جو زمین ہے جس کا انتقال آج بھی منتقل ہو گیا ہے، تو وہ کن لوگوں کے نام منتقل ہوئی ہے، وہ کون لوگ ہیں؟ کیا وہ کوئی بااثر لوگ ہیں اور وہ کونسے بااثر لوگ ہیں؟ ذرا ان کی تفصیل بتائی جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کون آپ کو روک رہا ہے کہ آپ کے جو جائز کام آپ کر رہے ہیں اور انتظامیہ جو آپ کے ساتھ تعاون نہیں کر رہی ہے تو مجھے بتایا جائے۔ میں تو اپوزیشن میں ہوں، میں تو انتظامیہ کو Dictations نہیں دے سکتا کہ وہ آپ کی مدد کرے، حکومت کیوں نہیں آپ کے ساتھ تعاون کر رہی ہے؟ اس کی وجہ بتائی جائے۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان خان صاحب! حبیب الرحمان صاحب! میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ سینیئر منسٹر صاحب اس پہ Comments کریں تو مہربانی ہو گی۔ عنایت اللہ! پلیز، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! ویسے سوال کا جواب تو دونوں کا میں نے دیکھ لیا اور حکومت کی طرف سے، محکمے کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے، وہ تو بالکل کلیئر ہے اور انہوں نے جو انفارمیشن مانگی ہے وہ بالکل محکمے نے Provide کی ہے۔ درمیان میں ایک نکتہ آ گیا کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ مختلف ڈیپارٹمنٹس بھی اوقاف زمین کے اوپر اور کچھ بااثر حکومتوں کے اندر بھی، ایڈمنسٹریشن کے اندر بیٹھے ہوئے لوگ بھی، اوقاف کی زمینیں ایسی ہیں کہ یا محکمانہ طور پہ یا Individually ان کے ساتھ ہیں۔ بالکل ان کی بات درست ہے، حکومت کے اندر رہتے ہوئے محکموں کے درمیان زمین ایک دوسرے کے ساتھ Exchanges کا ایک پروسیجر اور طریقہ کار ہوتا ہے، اس پروسیجر اور طریقہ کار سے اگر ایک محکمے کی زمین دوسرے محکمے کے ساتھ ہے تو پھر وہ درست ہے لیکن اس پروسیجر سے ہٹ کے اگر کسی محکمے کے ساتھ قبضے میں ہے تو وہ بھی گورنمنٹ کی Responsibility ہے کہ اس کو واگزار کرائے اور کسی کے ساتھ Individual capacity میں ہے تو وہ بھی حکومت کی Responsibility ہے اور حکومت کے کیبنٹ ممبرز کی حیثیت سے، حکومتی نمائندوں کی حیثیت سے بالکل ہم یہ ایڈمٹ کرتے ہیں کہ This is our responsibility اور میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ ڈیٹیل شیئر کریں And we will take it up with the Chief Minister and with the government at higher level and ہم یہ کریں گے کہ اگر Within the

Individuallyاور government کسی محکمے کے ساتھ غلط طریقے سے ہے تو اس کو بھی واگزار کرائیں اور کسی کے ساتھ ہے تو بھی کریں۔ باقی جو عام لوگ ہیں، ان کے ساتھ میرا خیال ہے کہ اوقاف کی زمینیں، اس کے علاوہ بھی مردان کے اندر، میرے علم میں ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آ گیا ہے، اوقاف کے حق میں آ گیا ہے کہ زمین پرائیویٹ لوگوں کے پاس ہے، تو ظاہر ہے پھر وہاں بھی ایڈمنسٹریشن جو ہے، ایڈمنسٹریشن کو یہاں سے انسٹرکشنز جائیں گی چیف منسٹر کی طرف سے اور اس کو پھر واگزار کرانے کی وہ کریں گے لیکن جو حکومت کے اپنے اس میں ہے، میرے خیال میں اس کو کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے، اس میں منسٹر صاحب نشاندہی کریں اور ہم بیٹھ کے اس پر بات کرتے ہیں اور اس کو Seriously لیتے ہیں ہم۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ'، 2921۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے، وہ زمین۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ جی، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو زمین اوقاف کی قبرستان یا مساجد کیلئے چلی گئی ہے، میں اس کے حساب کی بات نہیں کرتا، جو صوبائی محکموں کو منتقل ہو گئی ہے، میں اس کی بھی سر! بات نہیں کرتا۔ میں اس 180 کنال زمین کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو 180 کنال 18 مرلے رقبہ کاغذات مال میں مختلف لوگوں کے نام بطور ملکیت، بطور ملکیت درج ہے، میں سر! اس کی بات کرتا ہوں کہ 180 کنال زمین کن لوگوں کے نام منتقل ہو گئی ہے اور کیوں ملکیت ان کے نام پہ منتقل کر دی گئی ہے؟ وہ کونسے لوگ ہیں، وہ کون بااثر لوگ ہیں جن کے اوپر حکومت ہاتھ نہیں ڈال سکتی ہے؟ میں یہ بات سر! کرنا چاہتا ہوں، میں محکموں کی بات نہیں کرتا۔ ٹھیک ہے ایک محکمے سے دوسرے محکمے میں ہو سکتی ہے، منتقل۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! سپلیمنٹری پھر اگر چاہتے ہیں تو اس کو ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریہ۔ میں اس پہ بات کرتا ہوں، سپیکر صاحب۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب نے بڑی کھل کے بات کی ہے اور میں Appreciate بھی کرتا ہوں کہ اسی فورم

پہ اس طرح کھل کے بات کرنا اپنی بے بسی کا اظہار کرنا یقینی طور پر انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔ سپیکر صاحب! منسٹر صاحب خود فرما رہے ہیں کہ چیف ایگزیکٹیو کے حکم پہ ایک ہائی لیول کمیٹی بنی اور پھر منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ ایک سال میں وہ بمشکل اس میں کامیاب ہو گئے کہ اسی کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی اور میرے خیال میں فلور آف دی ہاؤس پہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ایڈمنسٹریشن ان کے ساتھ تعاون نہیں کر رہی ہے، تو میں اسی سٹیج پہ صرف یہی کہوں گا کہ اگر وزیر اعلیٰ صاحب کمیٹی بناتے ہیں، منسٹر صاحب خود اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہیں، ایڈمنسٹریشن جو ہے وہ کوآپریشن نہیں کر رہی ہے تو پھر آپ ہی سے ریکویسٹ کی جاسکتی ہے کہ آپ ایک رولنگ دے دیں اور میرے خیال میں جس جذبے سے منسٹر صاحب لگے ہوئے ہیں، بہت آسان ہو جائے گا۔ جس طرح موور نے ایک پوائنٹ Raise کیا ہے کو ئسچن کی شکل میں اور بڑا Genuine ہے اور ہم سب کو پتہ ہے کہ ہزاروں کنال کی تعداد میں جو زمینیں ہیں، وہ غیر قانونی طور پہ قابضین کے قبضے میں ہیں، اب جس طرح سینیئر منسٹر صاحب نے فرمایا، بالکل یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، سینیئر منسٹر بھی حکومت ہے، اپنے منسٹر صاحب بھی حکومت ہیں، آپ اگر Kindly رولنگ دے دیں کہ جن جن اضلاع میں، یعنی صوبے کے جن جن حصوں میں یعنی غیر قانونی طور پہ قابضین کے پاس جو زمینیں ہیں، وہاں کا ڈپٹی کمشنر، وہاں کا ڈی ڈی او یا ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ جو مسئلہ ہے، یہ بڑا آسان ہو جائے گا، تو اگر رولنگ دے دیں Kindly کہ میرے خیال میں شاید یہ مسئلہ ذرا آسان پڑ جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، عنایت خان! پلیز۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> دیکھیں سر! یہ ایک-----

<u>جناب سپیکر:</u> ہمارے پاس صرف دس منٹ ہیں، ابھی 'کوئسچنز آور' میں دس منٹ ہیں۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> سردار بابک صاحب جو ہیں، وہ حکومتوں میں رہے ہیں، It`s a very sensitive issue، یعنی صرف اوقاف کا مسئلہ نہیں ہے، ریونیو کی بھی زمینیں ہیں جو 40/ 40 سال اور 80/80 سال سے لوگوں کے قبضے میں ہیں، پرائیویٹ لوگوں کے قبضے میں ہیں، اس پہ کیبنٹ کے اندر فیصلے آ گئے ہیں اور پرائیویٹ لوگوں کو جو ایک زمین کے اوپر قابض ہوں، ان کے نکالنے کے مسئلے سامنے آ گئے ہیں، It`s a very sensitive issue، اس پہ آپ کی رولنگ بھی آجائے گی اور اس کے نتیجے میں اس کو، آسانی سے Implement نہیں ہو گا، تو میرے خیال میں اس کرسی کی اور اس کی رولنگ کی Dishonor ہو گی، اسلئے بہتر یہ ہے کہ اس کو حکومتی لیول پہ دیکھا جائے اور بابک صاحب کو خود

علم ہے کہ حکومت کی کتنی زمینیں ہیں، اوقاف کے ساتھ ساتھ ریونیو کی کتنی زمینیں ہیں کہ جو لوگوں کے ساتھ ہیں؟ میں نشاندہی کروں گا، یہاں، مطلب کوہاٹ کے اندر ہیں، ہنگو کے اندر ہیں، دیر بالا، پائیں یہاں مختلف جگہوں کے اندر ایسی زمینیں ہیں، پورے صوبے کے اندر ایسی زمینیں ریونیو کی ہیں، اوقاف کی ہیں کہ وہ پرائیویٹ لوگوں کے قبضے میں ہیں اور چالیس پچاس سال، تیس سال سے ان کے قبضے میں ہیں اور یہ مطلب Easier said than done۔ ان حکماء کا فلور آف دی ہاؤس پہ یہ کہنا کہ میں بالکل اس کو واگزار کراؤں گا، تو یہ ایک دعویٰ تو کیا جا سکتا ہے لیکن Keeping in view the involvement of large number of peoples, the involvement of large number of common peoples, then it becomes so difficult، اسلئے میں کہتا ہوں کہ اس پہ بالکل ضرور کام کرنا چاہیئے، اگر کوئی سٹینڈنگ کمیٹی اس کے اوپر کام کرتی ہے، اس کے مزید کو نسیجنز اس پہ وہ ہوتے ہیں تو وہ بالکل درست ہے لیکن اس قسم کی رولنگ آپ کی طرف سے آئے گی تو مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں، آپ کی آ جائے لیکن That will be difficult to implement۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مجھے بتائیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی کو آپ بھیجنا چاہتے ہیں؟ گورنمنٹ-----

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: یہ جو 180 کنال زمین ہے، یہ میں نے کہا کہ 1950 میں، یعنی 1950 میں لوگوں نے اپنے نام کی ہے پٹوار کے ذریعے سے، ابھی اوقاف والے Litigation یعنی کورٹ چلے گئے ہیں اور ان کے ساتھ ہمارا فیصلہ ہے اور ہم نے جو کمیٹی بنائی ہے ہائی لیول کی، جو اے سی ایس چیئر کر رہا ہے، اس میں سارے ڈویژنوں کے کمشنرز ہیں، اس میں ڈی آئی جیز ہیں، اس میں ڈپٹی کمشنرز ہیں، یہ اسلئے ہم نے کیا ہے کہ ایک مضبوط کمیٹی ہو گی اور واگزار کرانے میں ہماری مدد کرے گی، اس سے اور ہم کیا کر سکتے ہیں؟ تو یہ میں نے پہلی فرصت میں یہ کیا ہے اور کمیٹی بنی ہے۔ ابھی ایسا ہے کہ ہم نے دوبارہ اس کمیٹی کو Activate کرنے کیلئے سی ایم سے درخواست کی ہے-----

جناب سپیکر: آپ اس کو کمیٹی میں ڈالنا چاہتے ہیں، سردار ظہور صاحب! یا 'نیکسٹ' -----

سردار ظہور احمد: اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کا حبیب الرحمان صاحب! جی آپ کمیٹی میں-----

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: جی؟

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں بھیجو۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: میں تو کمیٹی، یہ جو کمیٹی بنی ہے، اس سے بڑی اور کمیٹی کیا ہو سکتی ہے؟

سردار ظہور احمد: سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی، سٹینڈنگ کمیٹی میں۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: دوئ خو ټائم ضائع کوی یرہ۔

جناب سپیکر: جی جی، مجھے بتائیں، آپ مجھے بتائیں، میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں ابھی اس کو۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: نہیں، مت رکھیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے بتائیں، مجھے ایک بات بتائیں۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: بھیج دیں سٹینڈنگ کمیٹی میں، مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ حل نہیں نکلے گا۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was referred)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned.

(Applause)

Mr. Speaker: Question No. 2921, Syed Jafar Shah, lapsed. Question No. 2922, Syed Jafar Shah, lapsed. Question No. 2923, Syed Jafar Shah, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2824 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 14-2013 کے دوران صوبہ بھر کے مختلف دینی مدارس کو محکمہ کی طرف سے فنڈز دیئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ طلباء کی فلاح و بہبود، بنیادی ضروریات کو پورا کرنے اور ان اداروں کی تعمیراتی کام میں بھی خرچ ہو رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) جن جن مدارس کے ساتھ مالی معاونت کی گئی، ان کے نام بمعہ رقم کی مقدار کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ فنڈ کن کن طلباء میں کتنی کتنی رقم تقسیم کی گئی، نیز تعمیرات کیلئے مختص شدہ رقم کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور)</u>: (الف) جی ہاں، مالی سال 2013-14 کے دوران صوبہ بھر کے مختلف دینی مدارس کو محکمہ کی طرف سے فنڈز دیئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) جن مدارس کے ساتھ مالی معاونت کی گئی ہے، ان کی فہرست ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) (جواب ندارد)۔

2825 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: کیا وزیر اوقاف، حج، مذہبی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2014-15 کے دوران صوبہ بھر میں کئی دینی اداروں کو فنڈز دیئے گئے ہیں؛

(ب) آیا بھی درست ہے کہ تمام اداروں کو یکساں فنڈز فراہم کروانے کی بجائے بعض اداروں کو ترجیحی بنیادوں پر Facilitate کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس کس ادارے کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) Grant in Aid کی تقسیم وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی منظوری سے مرتب کردہ پالیسی کے مطابق کی جاتی ہے، پالیسی درج ذیل ہے:

<u>Approved criteria of Grant-in-Aid /Financial Assistance for Deeni Madaris, Khyber Pakhtuhnkhwa</u>

i. 30% share of the grant will be distributed on the directive of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa and 70% share on the directions of Minister Auqaf, Hajj, Religious & Minority Affairs, according to the policy as below.

ii. Madaris to which the grant is provided shall be registered with the government under the Societies Registration Act 1860 (now amended 2006).
iii. Maximum amount of grant shall be Rs. 1.000 Million.
iv. No Madrasa shall be provided grant twice in a year.
v. The amount of grant will be utilized on any reasonable sector of the Madrasa and after the utilization the muhtamim of the Madrasa shall have provided attested copy of the expenditures.
vi. For obtaining further grant the Administration of the Madrasa, must have to provide the last years detail of expenditures.
vii. No grant shall be provided to a Madrasa involved in illegal activities.
viii. All cheques of the grant shall be in crossed.
ix. All districts will fairly be shared in provision of grant-in-aid.

(ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2918 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف مقامات پر چھوٹے بڑے کارخانے بند پڑے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ صنعتوں کی بندش کی وجہ سے ہزاروں لوگ بے روزگار ہوئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبہ بھر میں بند کارخانوں کی تعداد بمعہ وجہ بتائی جائے، نیز ہر کارخانہ میں کام کرنے والوں کی تعداد فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ بند کارخانوں سے صوبائی حکومت کو سالانہ کتنا نقصان ہو رہا ہے، ہر کارخانہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) 2011 کے سروے کے مطابق بند کارخانوں کی تعداد 478 تھی جبکہ 2014-15 کے سروے کے مطابق یہ تعداد 327 ہو گئی ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔SDA سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں کل بند کارخانوں کی تعداد 240 ہے۔
2۔SIDB سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں کل بند کارخانوں کی تعداد 83 ہے۔
3۔انڈسٹریل اسٹیٹ سے باہر بند کارخانوں کی تعداد 40 ہے۔
ہر ایک کارخانے کی بندش کی اپنی اپنی وجوہات ہیں۔ حال ہی میں چیف ایگزیکیٹو خیبر پختونخوااکنامک زون ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو بند کارخانوں کی بحالی کیلئے اپنی سفارشات جلد از جلد حکومت کو پیش کرے گی۔ مزید برآں کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعدا محکمہ ہذا کی ذمہ داریوں میں شامل نہیں۔
(ii) چونکہ رولز آف بزنس کی رو سے بند کارخانوں کا نقصان محکمہ کی ذمہ داریوں میں شامل نہیں ہے اسلئے یہ معلومات محکمہ صنعت وحرفت کے پاس نہیں ہے۔
2921 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بلین ٹریز شجر کاری منصوبے کو شروع کیا ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
(i) کالام فارسٹ ڈویژن میں کتنی نرسریاں لگائی گئی ہیں اور ان میں کتنے پودے لگانے کا منصوبہ ہے اور یہ کہاں کہاں پر واقع ہیں، نیز ان نرسریوں پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم خرچ ہو گی؛
(ii) اب تک کالام فارسٹ ڈویژن میں اس منصوبے کے تحت کتنے رقبہ پر شجر کاری ہوئی ہے اور اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؛
(iii) شجر کاری کیلئے جگہ کے انتخاب کا طریقہ کار، پودوں کی اقسام اور ان کی دیکھ بھال کا طریقہ کار اور کامیاب شجر کاری کے تناسب کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔
(ب) (i) کالام فارسٹ ڈویژن میں کل 60 نرسریاں لگائی گئی ہیں، ان میں سے 46 لاکھ 46 ہزار 75 پودہ جات حاصل ہوں گے۔ یہ نرسیاں کیدام، بحرین، چکڑئی، جرے، پیا، پشمال، بالا کوٹ، چم گڑھی، درولئی، بنوڑی، گورنئی، ڈبرگے، ساتال، گڑھی، قندیل، دامانہ اور کرنائی میں واقع ہیں۔ اب تک 9.611 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ پی سی ون کے مطابق مزید 24.620 ملین روپے خرچ ہوں گے۔

(ii) کالام فارسٹ ڈویژن میں اس منصوبے کے تحت 234 ہیکٹر رقبہ پر شجرکاری ہوئی ہے جس پر 3.020 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(iii) شجرکاری کیلئے جگہ کا انتخاب محکمہ جنگلات کے مجوزہ تکنیکی اصول کے مطابق کیا جاتا ہے اور خصوصاً کالام فارسٹ ڈویژن میں دیار، کائیل، چیڑ، انگریزی کیکر (روبینیا) ایلنتھس کے پودہ جات لگائے گئے ہیں، نیز شجرکاری شدہ رقبہ جات کی دیکھ بھال کیلئے چوکیدار متعلقہ کمیونٹی کی مرضی سے مقرر کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے رقبہ جات کی کامیابی تسلی بخش حد تک ہو چکی ہے۔

2922 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کی زیر نگرانی صوبے میں فارسٹ ڈویژنز فعال ہیں جس میں کالام فارسٹ ڈویژن بھی موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کالام فارسٹ ڈویژن میں کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں اور وہاں عملہ کی پوزیشن کیا ہے؛

(ii) مذکورہ ڈویژن میں کونسے کیڈر کی کتنی آسامیاں کب سے خالی ہیں، ان پر تعیناتی کیوں نہیں کی گئی، نیز مذکورہ آسامیوں پر عملہ کی تعیناتی کب تک عمل میں لائی جائے گی؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) (i) کالام فارسٹ ڈویژن میں منظور شدہ آسامیاں، عملے کی پوزیشن اور خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام آسامی	منظور شدہ آسامیاں	موجودہ عملے کی پوزیشن	خالی آسامیاں	عرصہ
ڈی ایف او	1	1	---	---
ایس ڈی ایف او	3	1	2	تین چار سال سے
فارسٹ رینجر	1	1	---	---
ہیڈ کلرک	1	---	1	ایک سال سے
سینئر کلرک	2	2	---	---
اے ایس او	1	1	---	---
جونیئر کلرک	2	2	---	---
فارسٹر	13	10	3	ایک سال سے

فارسٹ گارڈ	45	42	3	ایک سال سے
ڈرائیور	3	3	---	---
نائب قاصد	---	---	---	---
چوکیدار، بیرر	28	28	---	---
ٹوٹل	100	91	9	---

(ii) خالی آسامیوں پر خالص میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیلئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

2923 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے کئی اضلاع بشمول ضلع سوات، دیر، ہزارہ ڈویژن کے کئی اضلاع میں جنگلات کافی تعداد میں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان جنگلات میں لکڑی کے علاوہ دیگر پوداجات یعنی ادویاتی جڑی بوٹیاں (طبی پودے اور خوشبودار پودے) بھی پائے جاتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ گورنئی، بحرین، کالام، بشیگرام، دیر، کوہستان Non Timber Forest Produce میں شامل ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ این ٹی ایف پی کی پیداواری صلاحیت بڑھانے اور ان کو کمرشل بنیادوں پر استعمال میں لانے کیلئے کیا اقدامات کر رہا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے۔

(د) مذکورہ تمام وادیوں میں قدرتی جڑی بوٹیاں، کھمبی (گوچی) وغیرہ بشمول جنگلی فروٹ، جنگلی سبزیات وغیرہ کافی مقدار میں موجود ہیں اور مقامی لوگوں کے روزگار کا اہم ذریعہ ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف این ٹی ایف پی نے سال 2013 اور 2014 میں نان ٹمبر فارسٹ پراڈکٹس کی ترویج کیلئے میاندم وادی میں 90 اور چیل بشیگرام وادی سوات میں 50 افراد کو ادویاتی جڑی بوٹیوں کے بارے میں ٹریننگ دی گئی۔ نیز سال 15-2014 میں دیر کوہستان میں 70 مقامی افراد کو بھی محکمہ نے ادویاتی جڑی بوٹیوں کے بارے میں ٹریننگ دی اور انہی 70 بندوں کو ادویاتی جڑی بوٹیوں کو اکٹھا کرنے کے اوزار بھی فراہم کئے گئے اور یہ معلومات دی گئیں کہ میڈیسنل کوالٹی پودے کے کس حصے میں موجود ہے اور بجائے اس خاص حصے کے

لوگ پورا پودہ نکال دینے سے گریز کریں تاکہ اس سے پودوں کی پاپولیشن ختم کرنے کی روک تھام کی جائے۔ برڈ گوئی اپر دیر میں ان ٹمبر فارسٹ پراکٹس کا ایک تفصیلی سروے مقامی لوگوں کی شمولیت سے کیا گیا تاکہ ادویاتی پودوں کی اقسام، اس کی پاپولیشن اور مارکیٹنگ کا پتہ چل سکے۔ اسی بنیاد پر بہترین تجاویز مرتب کی جاچکی ہیں جو کہ محکمہ میں زیر غور ہیں۔ اسی طرح سوات کی وادئ بشیگرام، لال کو اور میاندم میں نان ٹمبر فارسٹ پراڈکٹس کا ایک تفصیلی سروے کیا جاچکا ہے، میاندم میں ادویاتی جڑی بوٹیوں پر مشتمل تین کنال زمین پر نرسری لگائی گئی ہے اور اس کے علاوہ میاندم ہی میں 10 ایکڑ جنگل کو ادویاتی پوداجات کی ترویج کیلئے Conserved کیا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب وجیہہ الزمان صاحب 28 مارچ تا 06 اپریل؛ ڈاکٹر حیدر علی صاحب 28 مارچ؛ صالح محمد صاحب 28 مارچ؛ الحاج ابرار حسین صاحب، ایم پی اے؛ میڈم دینا ناز؛ سردار محمد ادریس؛ میاں ضیاء الرحمان؛ راجہ فیصل زمان؛ اعظم خان درانی؛ محمود بیٹنی؛ مفتی سید جانان اور نوابزادہ ولی محمد صاحب؛ بغرض منظوری ایوان کو پیش کرتے ہیں، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Speaker</u>: 'Call Attention Notice': Item No 07, Mr. Mehmood Jan, MPA, Mr. Mehmood Jan, please.

<u>جناب محمود جان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری۔۔۔۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: محمود جان۔۔۔۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: کوئی طریقہ ہے، ہمارا ایک چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے، اس طرح نہیں ہوتا ہے کوئی۔ جی، محمود جان صاحب! پلیز۔

<u>جناب محمود جان</u>: میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں۔۔۔۔

جناب محمد شیزار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: (جناب محمود جان سے) آپ اپنی بات کریں جی، بس۔

جناب محمود جان: ٹرانسفرز اور پوسٹنگز کیلئے کوئی خاص پالیسی وضع نہیں ہے جس کی وجہ سے آئے روز مسئلے پیدا ہو رہے ہیں۔ اساتذہ سکول جانے کی بجائے اپنی پسند کی جگہ پر تبدیلی کیلئے محکمہ کے چکر لگاتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے طلباء و طالبات کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے اور ساتھ ہی والدین میں بھی انتہائی تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے، لہذا کوئی ایسی پالیسی بنائی جائے جس سے اس گھمبیر مسئلے پر ہمیشہ کیلئے قابو پایا جا سکے۔ تھینک یو جی۔

سپیکر صاحب! دا یو ډیر اهم خبره ده جی، نن سبا د ټرانسفرز او د پوسټنګز د پاره چې کوم استاد ګورې، د خپل خوښې د ځائې د پاره سفارشونه کوی او ما نه د خوښې ټرانسفر ځائې غواړی جی، نو سکول کښې هغوی کښینی نه۔ د دې نه د ماشومانو، طالبات او هلکانو تعلیم متاثره کیږی، لهذا ډیپارټمنټ د یو واضحه پالیسی راوړی جی چې د دوئ په ټرانسفرز او پوسټنګز باندې څه Ban اولګوی، څه واضحه پالیسی وی چې په ټرانسفرز او پوسټنګز کښې دوئ ملوث کیږی نه جی۔ تهینک یو۔

جناب سپیکر: عاطف خان! پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب! یہ تو ٹیچر کی ٹرانسفر بھی اسٹیبلشمنٹ کی جو پالیسی ہوتی ہے پوسٹنگ ٹرانسفرز کی، اس کے مطابق کی جاتی ہے اور جو یہ کہہ رہے ہیں کہ زیادہ تر ٹیچرز پھرتے رہتے ہیں دفتروں میں یا ایم پی ایز کے پیچھے، ایم این ایز کے پیچھے، اس کیلئے ہم نے کیا یہ ہے کہ ہم نے پی ایس ٹی کا فی الحال Ban لگا کے تین مہینے میں صرف تین ٹرانسفر آرڈرز کی اجازت دی ہے تاکہ یہ سلسلہ کم سے کم ہو جائے اور جیسا انہوں نے کہا ہے کہ ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی الگ سے ایک پالیسی لا رہے ہیں جس میں اسٹیبلشمنٹ کے علاوہ ایک تو ان کی پالیسی فی الحال ہو رہی ہے لیکن ان کیلئے الگ سے ایک پالیسی لا رہے ہیں جس میں صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ٹیچرز کی ٹرانسفر پالیسی ہو گی، وہ اسمبلی میں لے کے آئیں گے۔

جناب سپیکر: محمود جان! بس بات یہ ہے، آپ کو پالیسی اس نے بتائی ہے۔

جناب محمود جان: سپیکر صاحب! زه د منسټر صاحب د سوال نه مطمئن یمه خو د دوئ په نوټس کښې بیا هم راولمه چې دا پالیسی مسلسل Violate کیږی۔ په تیرو حکومتونو کښې رارو انه ده جی خو زه ریکویسټ کومه منسټر صاحب ته او مطمئنه یمه چې په دې باندې Implementation اوشی جی۔

Mr. Speaker: Honourable Fakhar-e-Azam, MPA, Mr. Fakhar-e-Azam, MPA, item No. 08. Honourbale Minister for Finance-----

(Interruption)

جناب سپیکر: ایجنڈے کے بعد، یہ ایجنڈا کمپلیٹ ہو جائے۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے بات نہیں کرنے دیتے تو میں اس ایوان سے واک آؤٹ کر لوں گا۔

جناب سپیکر: یہ فنانس، فنانس منسٹر اپلیز۔

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(سبکدوش سرکاری ملازمین کیلئے مراعات اور بعد از مرگ معاوضہ مجریہ 2016)

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation (Amendment) Bill, 2016 کو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 8A & B, Minister for Law, Inayat Khan, please.

یہ چونکہ 'کنسرنڈ' منسٹر نہیں آیا ہے، چونکہ مجھے مختلف ایم پی ایز نے بھی ریکویسٹ کی تھی کہ امنڈمنٹس لانا چاہتے ہیں تو اس کو ہم پینڈنگ کرتے ہیں، Friday پہ اس کو ہم لے لیں گے۔

جناب عنایت اللہ {سینئیر وزیر (بلدیات)}: یہ وہ یونیورسٹیز والا ایکٹ ہے؟

جناب سپیکر: یونیورسٹی والا ہے، منسٹر صاحب نہیں آئے ہیں تو Friday کو ہم لے لیں گے اور ایم پی ایز کو ٹائم مل جائے گا کہ وہ اگر کوئی امنڈمنٹ لانا چاہتے ہیں تو وہ اس میں امنڈمنٹ لے کر آئیں۔

Senior Minister (Local Government): Sir! I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa-----

(Interruption)

سینئیر وزیر (بلدیات): پیش ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: پینڈنگ پینڈنگ۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات وکتب خانہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 9, Mehmood Jan!

Mr. Mehmood Jan: On behalf of Chairman, Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries Department, I beg to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Procedure and Conduct of Business Rules 1988, that the time for the presentation of the report of Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period for presentation of the report of the Committee may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات وکتب خانہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Mehmood Jan, Item No. 10.

Mr. Mehmood Jan: On behalf of the Chairman of the Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries Department, I beg to present the report of the Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries Department, in the House.

Mr. Speaker: The report stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات وکتب خانہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10A, Mehmood Jan Sahib, please.

Mr. Mehmood Jan: On behalf of the Chairman, Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries department, I beg to move that the report of the Standing Committee No. 8 on Higher Education, Archives and Libraries department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No.8, on Higher Education, Archives and Libraries Department, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 11, Mr. Askar Parvez.

Mr. Askar Parvez: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of Chairman, Standing Committee No. 22, on Revenue Department, I beg to move that under sub-rule (1) of rule 185 of the Procedure and Conduct of the Business Rules, 1988, the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 22, on Revenue Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period for presentation of the report of the Committee may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12, Mr. Askar Parvez.

Mr. Askar Parvez: On Behalf of the Chairman, Standing Committee No. 22, on Revenue Department, I beg to present the report of the Standing Committee No. 22, on Revenue Department, in the House.

Mr. Speaker: The report stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ زراعت، امور حیوانات وامداد باہمی کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 13, Arbab Jehandad Khan, Chairman of the Standing Committee No. 5.

Arbab Jehandad Khan: Thank you, Speaker Sahib. I beg to move that under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture, Livestock and Cooperative Department may be extended till date. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period for presentation of the report of the Committee may be

granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ زراعت، امور حیوانات وامداد باہمی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Arbab Jehandad Khan, item No. 14.

Arbab Jehandad Khan: Thank you, Janab Speaker Sahib. I beg to present the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture, Livestock and Cooperative Department, in the House.

Mr. Speaker: The report stands presented.

(Pandemonium)

جناب سپیکر: کل ایک جوائنٹ ریزولیوشن آپ سب لوگ موؤکریں، کل کے اجلاس میں ہم ان شاء اللہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن جو پنجاب کا واقعہ ہوا ہے، اس کے اوپر کریں گے۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(Pandemonium)

جناب سپیکر: کل کرلیں گے، ان شاء اللہ۔

(اجلاس بروز منگل مورخہ 29 مارچ 2016ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)